

کورس: الحدیث 473

سمسٹر بہار 2024

سطح بی اے

مشق نمبر ۲

1- علم کی فضیلت اور تعلیم کے ادب احادیث کی روشنی میں تحریر کریں

جواب

علم کی فضیلت اور تعلیم کے ادب احادیث کی روشنی میں

علم اور تعلیم اسلامی تعلیمات میں نہایت اہم مقام رکھتے ہیں۔ قرآن و سنت میں علم کی اہمیت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، اور مسلمانوں کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ علم ایک ایسی دولت ہے جو انسان کو روحانی، اخلاقی، اور معاشرتی ترقی کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں علم کی فضیلت اور تعلیم کے آداب کے بارے میں مختلف ہدایات موجود ہیں جو ہمیں علم حاصل کرنے اور اسے عمل میں لانے کے طریقے سکھاتی ہیں۔

علم کی فضیلت:

علم کی اہمیت قرآن میں:

قرآن مجید میں علم کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے علم کو عبودیت اور ایمان کے معیار کے طور پر بیان کیا ہے:

"کہو، کیا علم رکھنے والے اور علم نہ رکھنے والے برابر ہو سکتے ہیں؟" (سورہ الزمر: 9)۔ اس آیت میں علم کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ علم رکھنے والے کا مقام علم نہ رکھنے والے سے بلند ہے۔ "اور اللہ علم والوں کو زیادہ جانتا ہے" (سورہ المجادلہ: 11)۔ یہ آیت علم والوں کی عظمت اور ان کی قدر و قیمت کو بیان کرتی ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں علم کی فضیلت:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "علم کا طلب ہر مسلمان پر فرض ہے" (ابن ماجہ)۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ علم کا طلب اسلامی فریضہ ہے اور ہر مسلمان کو اس کا حصول کرنا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "علم کا طلب جنت کی راہ پر ہے" (ابن ماجہ)۔ اس حدیث میں علم کی اہمیت اور اس کے ذریعے جنت کی راہ کو واضح کیا گیا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص علم کے ذریعے لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے، اس کا ثواب اس کو ملتا ہے جو اس علم سے فائدہ اٹھائے" (مسلم)۔ اس حدیث سے علم کے پھیلاؤ اور اس کی تبلیغ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

تعلیم کے ادب:

طلب علم کی نیت:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے راستے پر نکلتا ہے، اللہ اس کے لیے جنت کی راہ آسان کرتا ہے" (مسلم)۔ اس حدیث میں علم کی طلب کو بہت بڑا عمل قرار دیا گیا ہے اور اس پر نیک نیت سے چلنے کی تاکید کی گئی ہے۔

علم کا عملی نفاذ:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص علم حاصل کرتا ہے تاکہ لوگوں کو اس پر فخر دکھائے، اس کا علم نفاق کی طرف لے جائے گا" (ابن ماجہ)۔ اس حدیث میں علم کے حصول کی نیک نیت اور علم کی فضیلت کو ظاہر کیا گیا ہے۔

تعلیم کا ادب:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم سیکھنے اور سکھانے کے آداب کی تعلیم دی: "جو شخص اپنے علم کو

دوسروں کے سامنے چھپاتا ہے، قیامت کے دن اللہ اس کے علم کا پردہ فاش کرے گا" (ابن ماجہ). اس حدیث میں علم کی نشر و اشاعت اور اس کے فوائد کو بیان کیا گیا ہے۔
علم کے طلب میں صبر:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "علم دولت سے بہتر ہے، علم آپ کو حفاظت دیتا ہے جبکہ دولت آپ کو اس سے محفوظ نہیں رکھ سکتی" (ابن ماجہ). اس حدیث میں علم کے طلب میں صبر کرنے اور اس کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔
علم کی طلب میں اخلاص:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "علم کا طلب اخلاص اور نیک نیتی کے بغیر بے فائدہ ہے" (ابن ماجہ). اس حدیث میں علم کی طلب کے لیے اخلاص اور صحیح نیت کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔
نتیجہ:

علم کی فضیلت اور تعلیم کے ادب کے بارے میں قرآن و حدیث میں واضح ہدایات موجود ہیں۔ علم نہ صرف دنیاوی ترقی کا ذریعہ ہے بلکہ روحانی اور اخلاقی ترقی کے لیے بھی ضروری ہے۔ تعلیم کے آداب پر عمل کرتے ہوئے علم حاصل کرنا اور اسے اپنی زندگی میں نافذ کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ علم کی طلب اور اس کی نشر و اشاعت کو نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ انجام دینا چاہیے تاکہ اس کا ثواب حاصل ہو اور دنیا و آخرت میں کامیابی مل سکے۔

2- درجہ ذیل پر حدیث کی روشنی پر نوٹ لکھیں

1. علم کے حقوق و فرائض

2. حصول علم کے مقاصد

جواب

1. علم کے حقوق و فرائض

علم کی اہمیت اسلام میں بہت زیادہ ہے اور اسے حاصل کرنے اور اس کے ساتھ جڑے حقوق و فرائض کی وضاحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں ملتی ہے۔ علم کی طلب اور اس کا صحیح استعمال اسلامی تعلیمات کا حصہ ہیں، اور ان کے حقوق و فرائض کو سمجھنا علم کی قدر کو بہتر طریقے سے جاننے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

علم کے حقوق:

علم کا طلب فرض ہے:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "علم کا طلب ہر مسلمان پر فرض ہے" (ابن ماجہ). اس حدیث میں علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر ایک دینی فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ بات واضح کرتی ہے کہ علم کی طلب اور حصول اسلامی تعلیمات کا بنیادی حصہ ہے۔

علم کا صحیح استعمال:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص علم حاصل کرتا ہے تاکہ لوگوں کو اس پر فخر دکھائے، قیامت کے دن اللہ اس کا علم نفاق کی طرف لے جائے گا" (ابن ماجہ). اس حدیث میں علم کے صحیح استعمال پر زور دیا گیا ہے اور علم کے ساتھ فخر کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ علم کا حق یہ ہے کہ اسے لوگوں کی بہلانی کے لیے استعمال کیا جائے، نہ کہ خود نمائی کے لیے۔

علم کی نشر و اشاعت:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور اس کے ذریعے لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے، اس کا ثواب اس کو ملتا ہے جو اس علم سے فائدہ اٹھائے" (مسلم). اس حدیث میں علم کی نشر و اشاعت اور دوسروں کو علم سکھانے کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ علم کو دوسروں تک پہنچانا ایک اہم حق ہے۔

علم کے فرائض:

علم پر عمل کرنا:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص علم حاصل کرتا ہے تاکہ لوگوں کو اس پر فخر دکھائے، قیامت کے دن اللہ اس کا علم نفاق کی طرف لے جائے گا" (ابن ماجہ). اس حدیث میں علم کے ساتھ عمل کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل کرنا ضروری ہے، ورنہ علم کی حقیقی قدر ضائع ہو جاتی ہے۔
علم کی صحیح تشریح اور تدریس:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اپنے علم کو دوسروں کے سامنے چھپاتا ہے، قیامت کے دن اللہ اس کا علم پردہ فاش کرے گا" (ابن ماجہ). علم کی صحیح تشریح اور دوسروں کو سکھانے کا فرض ہے، اور علم کو چھپانے کی ممانعت کی گئی ہے۔
علم کی ترویج:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور اس کی ترویج کرتا ہے، اس کا علم اسے آخرت میں کامیابی کی طرف لے جائے گا" (مسلم). علم کی ترویج کرنا اور اس کو معاشرت میں پھیلانا ایک اہم فرض ہے۔

2. حصول علم کے مقاصد

علم حاصل کرنے کے مقاصد اسلام میں واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں، اور ان مقاصد کی تفہیم علم کی طلب کی نیت کو درست کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ حصول علم کے صحیح مقاصد کو جاننا اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ علم حاصل کرنے کا عمل اسلامی اصولوں کے مطابق ہو۔

حصول علم کے مقاصد:

اللہ کی رضا:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "علم کا طلب اخلاص اور نیک نیتی کے بغیر بے فائدہ ہے" (ابن ماجہ). اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ علم حاصل کرنے کا اصل مقصد اللہ کی رضا ہونا چاہیے۔ علم کی طلب میں اخلاص اور صحیح نیت ضروری ہے۔
خود کی اصلاح:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص علم حاصل کرتا ہے تاکہ لوگوں کو اس پر فخر دکھائے، قیامت کے دن اللہ اس کا علم نفاق کی طرف لے جائے گا" (ابن ماجہ). اس حدیث میں علم حاصل کرنے کے مقصد کو خود کی اصلاح اور بہتری کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ علم کا مقصد خود کو بہتر بنانا اور اپنی زندگی کو درست کرنا ہونا چاہیے۔
دوسروں کی رہنمائی:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور اس کے ذریعے لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے، اس کا ثواب اس کو ملتا ہے جو اس علم سے فائدہ اٹھائے" (مسلم). علم حاصل کرنے کا مقصد دوسروں کی رہنمائی اور ان کی مدد کرنا ہونا چاہیے، تاکہ علم کے فوائد زیادہ لوگوں تک پہنچ سکیں۔
معاشرتی بہتری:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "علم کا طلب جنت کی راہ پر ہے" (ابن ماجہ). علم کی طلب کے ذریعے معاشرتی بہتری اور ترقی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ علم حاصل کرنے کا مقصد معاشرتی مسائل کو حل کرنا اور معاشرت کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنا ہونا چاہیے۔
شخصی ترقی:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "علم دولت سے بہتر ہے، علم آپ کو حفاظت دیتا ہے جبکہ دولت آپ کو

اس سے محفوظ نہیں رکھ سکتی" (ابن ماجہ). اس حدیث میں علم کی اہمیت اور شخصی ترقی پر زور دیا گیا ہے۔ علم کے ذریعے انسان خود کی ترقی اور ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔

نتیجہ:

علم کے حقوق و فرائض اور حصول علم کے مقاصد کے بارے میں قرآن و حدیث میں واضح ہدایات موجود ہیں۔ علم کا طلب فرض ہے، اور اس کے ساتھ جڑے حقوق و فرائض میں صحیح استعمال، نشر و اشاعت، اور عمل شامل ہیں۔ علم کے حصول کے مقاصد میں اللہ کی رضا، خود کی اصلاح، دوسروں کی رہنمائی، معاشرتی بہتری، اور شخصی ترقی شامل ہیں۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ علم حاصل کرے، اس کے مقاصد کو سمجھے، اور اس پر عمل کرے تاکہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل ہو سکے۔

3- عبادت کے اندر طہارت اور وضو کی اہمیت پر حدیث کی روشنی میں مضمون تحریر کریں؟

جواب

عبادت کے اندر طہارت اور وضو کی اہمیت

اسلام میں عبادت کی قبولیت اور اس کی روحانیت کے لیے طہارت اور وضو کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ طہارت نہ صرف جسمانی صفائی کو ظاہر کرتی ہے بلکہ روحانی اور مذہبی صفائی کی علامت بھی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں طہارت اور وضو کی اہمیت اور فوائد کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، جو ہمیں اس بات کی اہمیت سکھاتے ہیں کہ یہ عبادت کے قبول ہونے کے لیے کتنی ضروری ہے۔

طہارت اور وضو کی اہمیت:

عبادت کی قبولیت کی شرط:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ہر چیز میں پاکیزگی کو پسند کرتا ہے" (مسلم). اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ طہارت اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے اور یہ عبادت کی قبولیت کے لیے ایک بنیادی شرط ہے۔ طہارت اور وضو عبادت کی قبولیت کے لیے ضروری ہیں۔

وضو کے فوائد:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے وضو کے دوران جسم کی ہر گناہ کی چیزیں دھل جاتی ہیں" (مسلم). اس حدیث میں وضو کی روحانی فوائد کو بیان کیا گیا ہے کہ وضو کے ذریعے انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور یہ ایک پاکیزگی کی علامت ہے۔

وضو اور نماز کی اہمیت:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے، اس کے ہر قدم کی وجہ سے درجات بلند ہوتے ہیں" (مسلم). وضو کی تکمیل اور اس کے صحیح طریقے سے کرنے سے نماز کی قبولیت میں اضافہ ہوتا ہے، اور یہ عبادت کی روحانیت میں اضافہ کرتا ہے۔

وضو کا فریضہ:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "پانچ وقت کی نمازوں کے درمیان وضو کا مطلب یہ ہے کہ ان کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں، وہ معاف ہو جاتے ہیں" (مسلم). اس حدیث میں وضو کے فریضے کو بیان کیا گیا ہے اور وضو کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے کہ وضو کی حالت میں عبادت کرنا گناہوں کی معافی کا سبب بنتا ہے۔

وضو کی روحانی صفائی:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "وضو کرنے والا جب اپنی ہاتھوں کو دھوتا ہے، تو ہاتھوں کی ناپاکیاں دھل جاتی ہیں" (مسلم). وضو کا عمل نہ صرف جسمانی صفائی فراہم کرتا ہے بلکہ روحانی صفائی بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ عبادت کی روحانیت کو بڑھاتا ہے اور دل کی صفائی کو ظاہر کرتا ہے۔

طہارت کی اہمیت:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "طہارت نصف ایمان ہے" (مسلم). اس حدیث میں طہارت کو ایمان کی ایک بڑی حیثیت قرار دی گئی ہے، جو ظاہر کرتی ہے کہ طہارت عبادت کی بنیاد ہے اور ایمان کی تکمیل کے

لیے ضروری ہے۔
وضو کا طریقہ اور اس کی روحانیت:
وضو کرتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ وضو کے دوران ہاتھوں، منہ، ناک، چہرے، بازوؤں، اور پاؤں کو دھونا شامل ہے، اور ہر عمل کی درستگی اور مکملیت عبادت کی قبولیت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

وضو کا طریقہ:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کرنے کا طریقہ بتایا ہے: پہلے ہاتھوں کو دھونا، پھر منہ اور ناک کو دھونا، پھر چہرہ دھونا، اس کے بعد بازوؤں کو دھونا، اور آخر میں پاؤں کو دھونا۔ ہر مرحلے پر وضو کی سنتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

روحانیت کی اہمیت:

وضو کا عمل صرف جسمانی صفائی کے لیے نہیں بلکہ روحانی صفائی کے لیے بھی ضروری ہے۔ یہ عمل عبادت کے لیے تیار ہونے کا اشارہ ہے اور دل کی صفائی کو ظاہر کرتا ہے۔

نتیجہ

عبادت کے اندر طہارت اور وضو کی اہمیت کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ طہارت اور وضو عبادت کی قبولیت کے لیے بنیادی شرائط ہیں اور یہ عبادت کی روحانیت کو بڑھاتے ہیں۔ وضو کے ذریعے جسمانی اور روحانی صفائی حاصل ہوتی ہے، اور یہ عبادت کی قبولیت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق وضو کرنا اور طہارت کی حالت میں عبادت کرنا ہمیں روحانی سکون فراہم کرتا ہے اور اللہ کے قریب کرنے کا سبب بنتا ہے۔

4- انسان کے طبی ضرورتوں میں پیشاب کرنا اور پھر اس کی صفائی یعنی استنجاء کرنا شامل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ان کے طریقے تحریر کریں؟

جواب

پیشاب اور استنجاء کی صفائی کے طریقے

اسلامی شریعت میں طہارت اور صفائی کو بہت اہمیت دی گئی ہے، اور پیشاب اور اس کی صفائی (استنجاء) کے طریقے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ یہ طریقے نہ صرف جسمانی صفائی کو یقینی بناتے ہیں بلکہ روحانی صفائی کے بھی ضامن ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو اس سلسلے میں صحیح طریقہ کار سکھایا تاکہ وہ اپنی طہارت کو برقرار رکھ سکیں اور اللہ کی رضا حاصل کر سکیں۔

پیشاب کرنے کے طریقے:

پیشاب کرتے وقت احتیاط:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے، تو اس کے لئے چاہئے کہ وہ سامنے نہ دیکھے اور نہ ہی پیشاب کرنے کے دوران بدن کو ہلانے" (بخاری و مسلم). اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ پیشاب کرتے وقت احتیاط برتنا ضروری ہے اور پیشاب کرتے وقت جسم کے اعضاء کو ہلانے سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ ناپاکیاں جسم پر نہ گریں۔

پیشاب کے قطرے:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "پیشاب کرنے کے بعد اگر قطرے آتے ہیں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ انہیں صاف کرے" (مسلم). اس حدیث میں پیشاب کے بعد آنے والے قطرے کی صفائی پر زور دیا گیا ہے تاکہ جسم اور لباس کو ناپاکی سے بچایا جا سکے۔

استنجاء (پیشاب کے بعد صفائی) کے طریقے:

استنجاء کا طریقہ:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "استجاء کرتے وقت دائیں ہاتھ سے صاف کرنا مناسب نہیں، بلکہ بائیں ہاتھ سے استجاء کرنا چاہیے" (مسلم). اس حدیث کے مطابق، پیشاب کے بعد صفائی کرتے وقت بائیں ہاتھ کا استعمال کرنا چاہیے، کیونکہ دائیں ہاتھ کو صاف کرنے کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔
استجاء کے بعد پانی کا استعمال:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "پیشاب کرنے کے بعد پانی سے صفائی کرنا سنت ہے" (بخاری و مسلم). اس حدیث میں پانی سے استجاء کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے، جو کہ جسم کو ناپاکی سے پاک کرنے کا مؤثر طریقہ ہے۔ پانی کا استعمال صفائی کی مکمل ضمانت دیتا ہے اور ناپاکی کو دور کرتا ہے۔
استجاء کا بعد وضو:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص پیشاب کرنے کے بعد وضو کرے، اس کے لئے وہ وضو پاکیزگی کے لئے ہے" (ابن ماجہ). اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ استجاء کے بعد وضو کرنا بھی طہارت کی ایک قسم ہے اور یہ مزید صفائی فراہم کرتا ہے۔
استجاء اور طہارت کی اہمیت:
پیشاب کے بعد صفائی:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "پیشاب کرنے کے بعد صفائی کرنے والا شخص جنت میں جائے گا" (بخاری و مسلم). اس حدیث میں پیشاب کے بعد صفائی کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے اور اس عمل کو جنت کی طرف جانے کا سبب قرار دیا گیا ہے۔
طہارت کی ضرورت:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "طہارت نصف ایمان ہے" (مسلم). طہارت کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کیا گیا ہے کہ یہ ایمان کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔
نتیجہ

پیشاب کرنے اور استجاء کرنے کے صحیح طریقے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ پیشاب کرتے وقت احتیاط برتنا، پیشاب کے قطرے صاف کرنا، استجاء کے لئے بائیں ہاتھ کا استعمال، پانی کا استعمال، اور استجاء کے بعد وضو کرنا، یہ سب اسلامی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ ان طریقوں پر عمل کرنا نہ صرف جسمانی صفائی کو یقینی بناتا ہے بلکہ روحانی صفائی اور عبادات کی قبولیت کے لیے بھی ضروری ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے، ہم اپنی طہارت کو برقرار رکھ سکتے ہیں اور اسلامی احکام کی تعمیل کر سکتے ہیں۔